ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا المیہ .... اصل گیم

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے المیے پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے بلکہ اس سے پیدا شدہ صورتِ حال پر بھی بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ اس المیے کی تہہ میں چھپے طوفان پر شاید بہت ہی کم لوگوں کی نگاہ ہوگی۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کوئی جذباتی کاروائی نہیں ہے بلکہ یہ لمبی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔ اس منصوبہ بندی کی کڑیاں بہت دور تک جاتی ہیں۔ وثائق یہودیت (Protocols) پر گہری نظر رکھنے والوں کیلئے اس کی تہہ میں چھپے طوفانوں کو سمجھنا سہل ہے۔

یہود کے منصوبہ میں سرفہرست عالمی سطح پر اقتدارِ اعلیٰ کی منزل ہے جس کا پایۂ تخت ''القدس'' ہوگا جو عظیم تر اسرائیل کا بھی پایۂ تخت ہوگا۔ عظیم اسرائیل کا حصول ان کا خفیہ منصوبہ نہیں ہے۔ اس لیے پہلے ''القدس'' کے ساتھ اسرائیلی مملکت کا قیام تھا، جس میں وہ ۱۹۴۸ء میں برطانیہ کی سرپرستی سے کامیاب ہو گئے۔ نصف صدی کے بعد اب انہوں نے دوسرے مرحلے پر کام شروع کر دیا ہے۔ عظیم اسرائیل میں ارض فلسطین کے علاوہ ترکی، شام، عراق، اردن، کویت، بحرین، عرب امارات، سعودیہ کا بیشتر حصہ بشمول مدینہ منورہ، سوڈان، مصر وغیرہ شامل کرنے کی آرزو اور عملی کوشش ہے۔

اس آرزو کی تکمیل اکیلے اسرائیل کے بس میں نہیں ہے لہٰذا اس نے مداری کا رول امریکہ اور برطانیہ کے سپرد کر دیا ہے اور امریکہ و یورپ پر اپنے سونے کے زور پر حاوی ہونے کے بعد اور انہیں یہ یقین دلا کر کہ ہمارا تمہارا دشمن نمبر ایک اسلام اور مسلمان ہیں، اپنا ہمنوا بنا لیا ہے۔ یہودی مسلمان ممالک کو کمزور کر کے اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے خود پس پردہ رہ کر وقتاً فوقتاً اپنی منصوبہ بندی کو آگے بڑھاتا رہتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے خود یہود کی زبانی:

> ''وہ کون ہے اور کیا ہے جو نادیدہ قوت پر قابض ہو سکتا ہے؟ بالیقین یہی ہماری قوت ہے۔ صیہونیت کے کارندے ہمارے لئے پردے کا کام دیتے ہیں۔ جس کے پیچھے رہ کر ہم مقاصد حاصل کرتے ہیں۔ منصوبہ عمل ہمارا تیار کردہ ہوتا ہے مگر اس کے اسرار و رموز ہمیشہ عوام کی آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ (پروٹوکولز ۴:۲)

منصوبۂ عمل ایران عراق جنگ کا ہو، عراق کویت کا ہو، عراق پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی

یلغار کا ہو یا افغانستان پر امریکی دہشت گردی کا ہو، اس کے حقیقی منصوبہ ساز مذکورہ اقتباس کی روشنی میں یہود ہیں اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملوں کی منصوبہ بندی کے خالق بھی وہی ہیں۔ مذکورہ اور موجودہ جنگوں کے منصوبہ کو ذیل کے اقتباس میں ملاحظہ فرمائیے:

''جہاں تک ممکن ہو ہمیں غیر یہود کو ایسی جنگوں میں الجھانا ہے جس سے انہیں کسی علاقے پر قبضہ نصیب نہ ہو بلکہ جو جنگ کے نتیجے میں تباہی سے دو چار ہو کر بدحال ہوں۔'' (پروٹوکولز ۲:۱)

اس مختصر اقتباس میں ایران عراق جنگ، روس چیچنیا جنگ، عراق کویت جنگ اور اب آخر میں امریکہ اور افغانستان جنگ کا جائزہ لے کر یہود کی منصوبہ بندی کی صداقت کو پرکھ لیجئے۔ بات سمجھنے میں کچھ بھی تو مشکل نہیں ہے۔ اسرائیل کو مذہبی ایران اور مضبوط ایٹمی قوت کے قریب عراق سے خطرہ تھا۔ ایٹمی پلانٹ خود تباہ کر دیا اور پھر ایران عراق کے سینگ پھنسا دیئے کہ ان کا اسلحہ، ان کے وسائل، ان کی افرادی قوت جو اسرائیل کے خلاف استعمال ہو سکتی ہے، بھسم ہو جائے اور عرب و عجم کا تعصب ہوا پکڑے۔ اسرائیل اپنی منصوبہ بندی میں کامیاب ہوا اور مسلمان کی بصیرت بازی ہار گئی جس پر مذکور ہر محاذ گواہی دے رہا ہے۔

جب طویل جنگ کے باوجود عربوں کی مالی مدد کے سبب عراق کو مضبوط دیکھا تو اسے کمزور بلکہ برباد کرنے اور عظیم اسرائیل کے منصوبے کو ایک قدم آگے بڑھانے کی خاطر پہلے عراق کو کویت پر حملے کیلئے اکسایا اور پھر کویت کے ساتھ سعودی عرب پر بھی عراقی دہشت کے سائے دکھا کر سعودی عرب کی سرزمین پر باقاعدہ چھاؤنی بنا کر مستقل ڈیرے ڈال دیئے۔ کویت اور سعودیہ کے ''محسن'' نے عربوں سے اپنا برسوں کا بجٹ وصول کیا، پرانا اسلحہ منہ مانگے داموں عراق پر گرایا، نیا اسلحہ عربوں کے خرچ پر انہی کی سرزمین پر ٹیسٹ کر لیا اور جنگ کے نام پر ہنگامے میں عربوں کے خرچ پر جدید اسلحہ اسرائیل پہنچایا۔ عربوں کے سیال سونے پر قبضہ جمانے کے ساتھ عظیم اسرائیل کی تکمیل کیلئے مدینہ سے قریب تر پہنچ گئے۔

عظیم اسرائیل کے خواب کو شرمندۂ تعبیر ہوتے دیکھنے میں سب سے بڑی رکاوٹ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عوام اور اس کی فوج ہے کہ یہ عربوں سے بڑھ کر ان کے خیر خواہ ہیں۔ لہذا پاکستان کو کمزور کرنا، اس کو بے بس بنانا اسرائیل کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ یہ کام بھارت سے ہو سکتا ہے یا امریکہ کے ذریعے سے مگر انتہائی قرینے سے۔ پاکسان دشمنی دیکھیئے:

''عالمی یہودی تحریک کو اپنے لئے پاکستان کے خطرے کو نظر انداز نہیں کرنا

چاہئے اور پاکستان اس کا پہلا ہدف ہونا چاہئے کیونکہ یہ نظریاتی ریاست یہودیوں کی بقاء کیلئے سخت خطرہ ہے اور یہ کہ سارا پاکستان عربوں سے محبت اور یہودیوں سے نفرت کرتا ہے۔اس طرح عربوں سے ان کی محبت ہمارے لیے عربوں کی دشمنی سے زیادہ خطرناک ہے لہذا عالمی یہودی تنظیم کو پاکستان کے خلاف فوری کاروائی کرنی چاہیئے۔ بھارت پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے جس کی ہندو آبادی مسلمانوں کی ازلی دشمن ہے۔ جس پر تاریخ گواہ ہے۔بھارت کے ہندو کی اس مسلم دشمنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں بھارت کو استعمال کر کے پاکستان کے خلاف کام کا آغاز کرنا چاہئے۔ہمیں اس دشمنی کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرتے رہنا چاہئے تاکہ یہودیوں کے یہ دشمن ہمیشہ کے لیے نیست ونابود ہو جائیں۔،،(اسرائیلی وزیراعظم بن گویان کی تقریر ،بحوالہ جیوش کرانیکل،۹۔اگست ۱۹۶۷)

پاکستان کی فوج اپنے پیغمبر کیلئے بے پناہ محبت رکھتی ہے اور یہی وہ رشتہ ہے جو عربوں کے ساتھ ان کے تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔یہی محبت ،وسعت طلب عالمی صہیونیت اور مضبوط اسرائیل کیلئے شدید خطرہ ہے۔لہذا یہودیوں کیلئے یہ انتہائی اہم مشن ہے کہ ہر صورت اور ہر حال میں پاکستانی فوج کے دلوں سے ان کے پیغمبر کی محبت کو کھرچ دے۔،،(امریکی ملٹری ایکسپرٹ پروفیسر ہرنز کی رپورٹ)

سعودیہ اور کویت میں قدم جما لینے کے بعد اسلامی جمہوریہ پاکستان کو بے بس کرنا ضروری تھا اور یہ بے بسی مکمل صرف اس صورت میں ممکن تھی کہ اس کے شمال میں پاکستان کی دوست حکومت افغانستان کو بے بس کر دیا جائے اور وہاں لادینی حکومت قائم ہو جو امریکہ اور بھارت یا بالفاظ دیگر یہود کے اشارۂ ابرو پر کام کرے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان سینڈوچ بنا رہے۔اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مشکل لمحات کے دوست چین کو پاکستان سے بدظن کر کے پیچھے ہٹا کر پاکستان کو تنہا کر دیا جائے۔

یہ بہت بڑا کام تھا اور اس کی تکمیل کیلئے منصوبہ بندی کا تقاضا یہ تھا کہ کوئی بڑا کام کیا جائے جس سے امریکہ کی دہشت اور وحشت کو مسلمان حکمرانوں کے سامنے لاکھڑا کیا جائے،چنانچہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر جو امریکی وقار کی علامت سمجھا جاتا تھا اور پینٹا گون پر جو امریکی عظمت اور عالمی غنڈہ گردی کی علامت ہے،کاری ضرب لگا کر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا رخ پاکستان اور افغانستان کی طرف پھیرنا ضروری سمجھا گیا۔

"ہماری شناخت "قوت" اور "اعتماد بناؤ" میں ہے۔ سیاسی فتح کا راز قوت میں مضمر ہے بشرطیکہ اسے سیاست دانوں کی بنیادی مطلوبہ ضرورت اور صلاحیت کے پردے میں چھپا کر استعمال کیا گیا ہو۔ تشدد راہنما اصول ہونا چاہئے اور ان حکمرانوں کیلئے جو حکمرانی کو کسی نئی قوت کے گماشتوں کے ہاتھ میں نہ دینا چاہتے ہوں، ان کیلئے یہ مکر میں لپٹا ہوا "اعتماد بناؤ" کا اصول ہے۔ یہ برائی ہی ہمیں "مطلوبہ خیر" تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے۔" (پروٹوکولز ۱:۲۳)

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے المناک تشدد کو آنکھوں کے سامنے رکھ کر ایک بار پھر مذکورہ اقتباس پڑھیئے بلکہ ان الفاظ پر ذرا رکیے کہ "یہ برائی ہمیں مطلوبہ خیر تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے۔" اور سوچیئے کہ ٹریڈ سنٹر کی تباہی والی برائی عظیم تر اسرائیل کی منزل تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ تک رسائی کیلئے ان کا مؤثر ہتھیار میڈیا ہے۔

اب آیئے... مذکورہ بالا اقتباس میں "قوت اور اعتماد بناؤ" پر توجہ دیں۔ امریکہ میں یہود کی قوت اور یہود پر اعتماد کس کی نظر سے اوجھل ہے؟ امریکہ کے آج تک ۷ اصدور یہودی خفیہ تنظیم فری میسنز کے باضابطہ رکن رہے۔ آج صدارتی الیکشن یہود کی مدد کے بغیر جیتنا ناممکن ہے۔ کوئی بش کی طرح جیت لے تو صدر رہنا مشکل۔ بش جن حالات سے دوچار ہے، وہ ہر کسی کے سامنے ہیں۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون کے المیے سے "خیر" نکالنے کا کام میڈیا کے ذمے تھا، جو اس نے بڑی خوبی سے نبھایا کہ امریکی حکومت کی طرح مغربی میڈیا بھی یہود کا زرخرید غلام ہے۔ ادھر اغوا شدہ جہاز "قوت اور اعتماد بناؤ" کے فارمولے پر عمل کرتے، امریکی ایجنسیوں کی کارکردگی کا مذاق اڑاتے، پنٹاگون اور ٹریڈ سنٹر ٹاور سے ٹکرائے، ادھر میڈیا نے اس کا رشتہ اسامہ بن لادن اور طالبان سے جوڑنا شروع کر دیا۔ یوں گوئبلز کی اولاد غصے میں پاگل بش اور اس کی حکومت کو اتنا آگے دھکیلنے میں کامیاب ہوگئی کہ بش آخری صلیبی جنگ لڑنے نکل کھڑے ہوئے۔

میڈیا کے ضمن میں یہود کا نقطۂ نظر ملاحظہ فرمایئے:

"چند مستثنیات کو چھوڑ کر پہلے ہی عالمی سطح پر پریس ہمارے مقاصد کی تکمیل کر رہا ہے۔" (پروٹوکولز :۷:۵)

"پریس کا کردار یہ ہے کہ وہ ہماری ناگزیر ترجیحات کو مؤثر انداز میں

پھیلائے۔ عوامی شکایات کو اجاگر کرکے عوام میں بے چینی پھیلائے۔''
(پروٹوکولز ۲۔۵)

ان اقتباسات کی روشنی میں آپ 11 ستمبر اور اس کے بعد سے آج تک امریکہ کے اندر اور باہر پریس کا کردار دیکھ کر خود فیصلہ کرلیں کہ میڈیا کس طرح یہود کی ''ناگزیر ترجیحات'' کی تکمیل کیلئے مؤثر کردار ادا کررہا ہے۔ معمولی غور و فکر سے یہ اندازہ کرنا بھی مشکل نہیں کہ پاکستانی میڈیا بھی یہود کے عالمی میڈیا کی سُر سے سُر ملا کر حقِ نمک ادا کررہا ہے۔

مذکورہ تفصیل سے جو بات سامنے آتی ہے، وہ یہ کہ عظیم تر اسرائیل کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کیلئے یہود کی منصوبہ بندی ایک تدریج کے ساتھ بڑے مؤثر انداز میں آگے بڑھ رہی ہے۔ پہلے روس کے سپر پاور ہونے کے خناس کو افغانستان میں پھنسا کر رسوا کیا۔ اب دنیا میں امریکہ سپر پاور ہونے کا دعویدار ہے۔ اسے بڑے سلیقے سے افغانستان میں لاکر عسکری اور معاشرتی میدان میں بانجھ کرنے کا فیصلہ کیا کہ اندرونی طور پر اسے کمزور کرکے عالمی اقتدار کے راستے کا یہ روڑا ہٹا دیا جائے۔ برطانیہ ہو یا فرانس اور یورپ کے دیگر ممالک، پہلے ہی یہود کے باج گزار ہیں۔

امریکہ، روس اور دیگر یورپی ممالک کے بعد لے دے کے اسلام یہود کے مدمقابل رہ جاتا ہے۔ اسلامی بلاک کو امریکہ اور یورپی بلاک کے ذریعے سے نیست و نابود کردیا جائے تو یہود کیلئے میدان خالی ہوگا۔ اسلامی بلاک میں صرف پاکستان ہے جو ایٹمی قوت بھی ہے لہذا اس کو دوست بن کر ڈالروں کا زہر پلا کر ختم کیا جائے۔ دوستی کی انتہا یہ ہے کہ روزنامہ خبریں، ۱۷ اکتوبر کے مطابق اسلامی جمہوریہ پاکستان کے کرتا دھرتا امریکی مہمانوں کو اپنے ایٹمی مقامات تک لے گئے۔ بقول اخبار انہیں ایٹمی اسلحہ کا اسٹور بھی دکھایا جس پر وفد نے سٹوریج کیلئے تجاویز دینے کا وعدہ کیا کہ موجودہ سیکورٹی نظام ان کے نقطۂ نظر سے درست نہیں ہے۔ (مأخوذ) بشکریہ ماہنامہ ''الشریعہ'' نومبر ۲۰۰۱

ڈھوک صوبیدار (نزد قاضی چک جہلم) میں مسجد اہل حدیث کا سنگِ بنیاد

ڈھوک صوبیدار میں مسجد اہل حدیث کا سنگِ بنیاد رکھ کر اس کی تعمیر کا کام بڑی تیزی سے شروع کر دیا گیا ہے۔ مسجد کی تعمیر میں طارق محمود اور محمد علی کی کوششوں کا بڑا عمل دخل ہے اور اس میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس علاقہ میں مرحوم محمد عجائب خان صاحب کی کوششوں سے توحید وسنت کی دعوت کا آغاز ہوا۔